مسلک اعلیٰ حضرت کا ترجمان علمی ادبی فکری دعوتی اور اصلاحی مجلہ

ماہی

پیام بصیرت

سیتامڑھی

چھٹا آن لائن شمارہ

اکتوبر نومبر دسمبر ۲۰۲۲ء

حضور علیہ السلام کی عائلی زندگی

دینی جلسوں میں اصلاحی مقاصد کا فقدان

علم طب میں مسلمانوں کے کارنامے

حسان الہند کی نعتیہ شاعری میں تشبیہات کا رنگ

میانہ روی ہی اختلاف کا سد باب

مدیر اعلیٰ : محمد فیضان رضا علیمی

نائب مدیر : محمد عامر حسین مصباحی

مدیر معاون: محمد شفاء المصطفیٰ مصباحی

ناشر

جماعت رضائے مصطفیٰ شاخ سیتامڑھی

بسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

بفیضِ روحانی
غوث الثقلین حضور سیدنا
غوثِ اعظم شیخ
شیخ عبدالقادر جیلانی
رضی اللہ عنہ

بظلِّ روحانی
تاج الشریعہ حضرت علامہ الشاہ
اختر رضا خان قادری
علیہ الرحمہ

بظلِّ روحانی
فقیہ اسلام خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت
مفتی عبدالحلیم رضوی صدیقی اشرفی
علیہ الرحمہ

بیادگار
اعلیٰ حضرت الشاہ
امام احمد رضا خان قادری
قدس سرہٗ العزیز

چھٹا آن لائن شمارہ

مسلکِ اعلیٰ حضرت کا ترجمان علمی ادبی فکری دعوتی اور اصلاحی مجلہ

ماہی پیام البصیر سیتامڑھی

جلد (۲) — شمارہ (۶)

اکتوبر نومبر دسمبر ۲۰۲۲ء

قومی صدر
جانشینِ تاج الشریعہ
قاضی القضاۃ فی الہند علامہ
عسجد رضا خان قادری
مدظلہ العالی

سرپرست مجلس مشاورت
شہزادۂ حضور قمرِ ملت
داعیٔ اسلام حضرت علامہ
عمر رضا خان قادری
مدظلہ العالی

ضلعی سرپرست
ماہرِ رضویات حضرت ڈاکٹر
امجد رضا امجد
پٹنہ

ضلعی صدر
حضرت مولانا
صلاح الدین قادری
صاحب

مدیر اعلیٰ
محمد فیضان رضا علیمی
رضا باغ گنگٹی

نائب مدیر
محمد عامر حسین مصباحی
رسول گنج عرف کوئلی

مدیر معاون
محمد شفاء المصطفیٰ مصباحی
باڑا

مجلسِ مشاورت

ڈاکٹر حسن رضا خان پی ایچ، ڈی، باتھ
مفتی وجہ القمر رضوانی ، نان پور
مولانا عبید الرضا عبد الہادی خان ، کما
مفتی ثناء اللہ خان قادری، سیتامڑھی
ارشدِ ملت علامہ ارشد سبحانی پاکستان
مولانا ارشد رضوی ،مقصود پور
مفتی اشرف رضا قادری، باتھ اصلی
ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم القادری ، رودولی
مولانا ظفر امام مصباحی ، اندولی
مولانا فرمان علی برکاتی، کما
مولانا الیاس مصباحی ، اندولی
مفتی احسن رضا قادری باتھ اصلی
صوفی فاروق احمد رضوی، گوہردھن پور
مفتی محمد شعیب رضوی، باڑاوی
مفتی محمد راحت احسان برکاتی ،ددری
مولانا انوار رضا منانی مصباحی پوکھریرا

رفقائے تنظیم

مولانا اجمل حسین مرکزی
مفتی عبدالباسط مصباحی
مفتی علقمہ اشرف
مولانا گل شیر رضا مصباحی
مولانا صابر رضا بیلسنڈ
مولانا فاروق اسلم برکاتی

مجلسِ ادارت

مفتی کلیم احمد مصباحی، پوکھریرا شریف
مفتی مشرف رضا قادری مصباحی
مفتی محمد رضا مصباحی ، نیپال
مولانا ریحان رضا انجم مصباحی ،بسفی
مفتی جاوید احمد عنبر مصباحی، کسیاپٹی
مولانا محبوب گوہر اسلام پوری
مولانا احمد رضا صابری مصباحی ، اندولوی
مولانا افروز مصباحی ، شریف پور
مفتی فقیہ القمر نعمانی، رضوانی نان پور
مفتی شمس الزماں خان صابری، پہسول
مولانا غلام زرقانی مرکزی، ازہری،
مولانا حاتم رضا مرکزی رضا باغ گنگٹی
مولانا ارشد قمر اخلاقی امجدی
مولانا صابر رضا رہبر مصباحی

رابطہ کریں:

جماعت رضائے مصطفیٰ شاخ سیتامڑھی کا ممبر شپ حاصل کرنے کے لیے یا کسی بھی طرح کی دینی و سماجی ضرورت کے لیے دفتر سے رابطہ کریں۔

جماعتِ رضائے مصطفیٰ شاخ سیتامڑھی
رضا باغ گنگٹی ، وایا، پوپری، ضلع سیتامڑھی، بہار
پن:843320 موبائل نمبر:9936389814-7398483995

8604387933 — 9060158121

faizanrazarazvi78692@gamail.com
aamirhusainmisbahi37@gamail.com

تزئین کار: محمد عامر حسین مصباحی 9060158121

نگارشات

نوخیز قلم کار:

مفتی محمد طفیل احمد رضوی: حیات وخدمات

از: مولانا توصیف علیمی کٹیہار

☆☆☆

تاریخ ساز شخصیات میں ایک نام مناظر اھل سنت علامہ مفتی محمد طفیل احمد رضوی نوری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ہے، آپ علم و تقویٰ کے پیکر، ظاہری وباطنی فیوض وبرکات کے درخشاں، درس وتدریس کے ماہر، صبر وقناعت کے بحر بے کراں، مسلک اعلیٰ حضرت کے پاسباں، وعظ وخطابت کے شہنشاہ، اخلاقی اوصاف سے پر اور مرجع خاص وعام تھے۔

آپ کی زندگی کا اکثر حصہ تعلیم وتدریس، وعظ وخطابت، رشد وہدایت، ودیگر دینی خدمات میں صرف ہوا لیکن مقام افسوس یہ ہے کہ اتنا طویل عرصہ گزر گیا، مگر کسی نے حضرت کی تعزیت تک لکھ نہ سکی۔ وجہ یہی کہ حضرت چونکہ ایک گمنام علاقے میں دینی خدمات انجام دی اور آپ کو گمنام کر دیا حتیٰ کہ آپ کے شاگردوں نے بھی آپ کو گمنامی کے پردے میں رکھ دیا۔

حیرت کی بات یہ کہ علامہ موصوف کی دینی خدمات بڑا ہی وسیع وعریض ہے، مسلسل ۳۲ سال کے زائد عرصے میں تدریسی خدمات انجام دیں۔۔۔ نیز آپ کی زندگی کا سب سے نمایاں کارنامہ مناظرہ ومباحثہ اور کثیر تعداد میں مساجد ومدارس کا قیام کرنا ہے، اسی طرح علماء کی مقدس جماعت تیار کرنا وغیرہ شامل ہے۔

اس سلسلے میں آپ کو بتاتا چلوں کہ حضرتِ موصوف کی جہد مسلسل، خلوص وللّٰہیت کے نتیجے میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ دیوبندیت سے تائب ہو کر سنی بن گئے۔ گویا قدرت نے آپ کو اسی کام کے لئے چن لیا تھا۔ بہر کیف! ذیل میں حیات مناظر اہلِ سنت کے چند تابندہ نقوش ملاحظہ فرمائیں؛

تاریخِ ولادت واسم گرامی

آپ کی ولادت ۲۱ رصفر المظفر ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۴ راگست ۱۹۶۰ء کو بروز یک شنبہ، ضلع کٹیہار (موضع آباد پور) پر مانک ٹولہ میں ہوئی۔ اور والدین نے آپ کا نام (ایک صحابی رسول حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نام) کے نسبت سے محمد طفیل احمد رکھا۔

والدین کریمین؛

آپ کے والد ماجد (جناب عین الدین مرحوم) شرافت، دیانت، پاکبازی اور مہمان نوازی میں مشہور تھے، دین دار اور صوم وصلوٰۃ کے سخت پابند تھے، نیز آپ کی والدہ ماجدہ بھی نہایت نیک، پاک سیرت عفیفہ، صوم وصلاۃ کی پابند تھیں۔ اور قدوۃ العارفین خواجہ وحید اصغر لطیفی قدس سرہ (تکیہ شریف رحمٰن پور) سے آپ کے والدین بیعت تھے۔

آغاز تعلیم اور اس کے مراحل

آپ کی ابتدائی تعلیم مدرسہ رب البخش (آباد پور) میں مولوی نور عالم دیوبندی سے ہوئی۔ یہاں کچھ دن تعلیم حاصل کیا پھر آپ نے اعلیٰ تعلیم کے لیے اہل خانہ سے درخواست کی لیکن اہل خانہ نے منع کر دیا اسی طرح معاملہ چلتا رہا ایک دن اتفاقاً ایک سنی عالم حضرت مولانا عبدالقادر رضوی شاگرد صدر العلماء غلام جیلانی میرٹھی علیھما الرحمہ (عرف حاسر ومقام تسلیا آباد پور)

سے ملاقات ہوئی دوران گفتگو وہ سنی عالم یہ مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ آپ کا چہرہ تو عالموں جیسا ہے، آپ کو باہر تعلیم حاصل کرنا چاہیے۔

چنانچہ یہ مشورہ آپ کے دل میں تیر کے مانند چبھ گیا پھر کیا ہوا یہی کہ اہل خانہ کو بتائے بغیر اس غربت کے عالم میں حصول علم کے لیے نکل پڑے۔اور مدرسہ یتیم خانہ سیوان جا پہنچے۔

تکمیل تعلیم :

اور کچھ عرصہ (مدرسہ یتیم خانہ سیوان) رہ کر مدرسہ فیض الرسول براؤں شریف (جو ایک عظیم درس گاہ ہیں) تشریف لے گیے وہاں اُس وقت (حضرت فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ القوی کی ذات جلوہ گر تھیں) وہاں تقریبا دو سال علمی فیضان سے پر ہو کر جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں داخلہ لیے اور حضرت شارح بُخاری مفتی شریف الحق امجدی و بحر العلوم مفتی عبد المنان اعظمی علیھما الرحمہ جیسی شخصیات سے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔

بعد عالمیت وہاں سے بریلی شریف (جمعہ رضویہ منظر اسلام) کی جانب رخ کیے۔ (۱۸/ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ بمطابق ۱۴/ مارچ ۱۹۸۲ء بروز دوشنبہ ۲۲/سال کی عمر میں) آپ نے وہاں فضیلت کی تعلیم اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی۔

اساتذہ:

حضرت کی عظمت و بزرگی کے لیے یہی کافی ہوگا کہ آپ نے حضور مفتی اعظم ہند، حضور ریحان ملت، شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی، بحر العلوم علامہ مفتی عبد المنان اعظمی، فقیہ ملت حضرت مفتی جلال الدین احمد امجدی اور امام علم و فن خواجہ مظفر حسین رضوی علیہم الرحمۃ جیسے عظیم ہستیوں کی بارگاہ میں زانوئے ادب تہہ کیں۔

شرفِ بیعت

نیز آپ علیہ الرحمۃ ایسے ہستی سے بیعت ہیں جنہیں دنیا (شبیہ غوث اعظم، مرجع العلماء والمشائخ، امام العارفین، مجدّد ابن مجدّد شیخ الاسلام والمسلمین وغیرہ) القابات سے یاد کرتی ہے میری مراد حُضور مفتی اعظم ہند امام مصطفی رضا خان قادری نوری قدس سرہ القوی کی ذات ہے چنانچہ مناظر اہل سنت کو حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ الرضوان نے (۱۹۷۸ء میں) سلسلہ قادریہ، برکاتیہ رضویہ، نوریہ میں (دوران درس) داخل فرمایا۔

تدریسی زندگی

بعد فراغت آپ رحمۃ اللہ علیہ تدریس کا آغاز مدرسہ انوار العلوم جین پور (اعظم گڑھ اتر پردیش) سے کی نیز اپنے کرم فرما استاذ امام علم وفن (حضرتِ خواجہ مظفر حسین رضوی پورنوی رحمۃ اللہ علیہ) کے ایماء پر وہاں سے اپنے علاقے میں حُضور مفتی اعظم ہند نور اللہ مرقدہ کا قائم کردہ ادارہ (الجامعۃ النظامیہ فیض العلوم م ملک پور دلکولہ: جو آباد پور سے تقریباً دو گھنٹے کا راستہ ہے) کی جانب رخت سفر باندھے اور یہاں کچھ عرصہ تک تدریس فرمائے۔

بعد ازاں مغربی بنگال (اشاپور و علی پور کلیا چک) میں تشریف لے گئے اور وہاں تقریباً سات برس تک مسلسل دینی خدمات انجام دیں اسی طرح آپ کا قائم کردہ (دار العلوم جہانگیریہ منظر اسلام بجپاری) میں تقریباً پچیس برس تک تدریس فرماتے رہے۔

مناظرہ زندگی

ویسے تو آپ علیہ الرحمۃ نے میدان مناظرہ میں دور طالب علمی ہی میں قدم رکھ دیا تھا محض ۱۶/ برس کی عمر میں مولوی حفیظ الدین دیوبندی (بڑانلسر) سے میلاد وقیام، حاضر وناظر، کے موضوع پر مناظرہ کی۔آپ اس وقت جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے متعلم تھے نیز بعد فراغت آور بڑا (ضلع مالدہ) میں اذان ثانی کے متعلق مولوی شفاعت اللہ دیوبندی سے مناظرہ کیے۔

(اس وقت آپ آشاپور کے صدر مدرس تھے) اور مدرسہ دارالعلوم جہانگیریہ منظر اسلام بچپاری میں تشریف آوری کے بعد متعدد جگہوں میں مناظرہ کیے جو دیوبندی بن چکے تھے آپ نے اُنہیں (اللہ کے فضل وکرم) سے سنی بنائے۔

اس حوالے سے مولانا شہاب الدین رضوی (حضرت کے شاگرد اور بھائی) کا بیان ہے۔

"اگر حضرت مناظر اہلسنت اس علاقے میں جلوہ گر نہ ہوتے تو بہت سے لوگ دیوبندی ہو جاتا حتی کہ میں بھی ہو جاتا مگر یہ اللہ جل شانہ کا فضل اور اُن کا احسان ہے کہ مناظر اہلسنت کے ذریعے بڑھتے ہوئے دیوبندی فتنے کی سرکوبی کی اور آج ہم سنی ہیں"

جامع خطابت

آپ کی ہیبت سے دیوبندی وہابی کانپتے تھے چنانچہ کہیں بھی آپ خطابت کے کے لیے مدعو کیے جاتے تو تقریر کا، موضوع اکثر رد وہابیت کا ہوتا آغاز تقریر یوں ہوتا: سے پہلے حصولِ برکت کے لیے کلام الامام امام الکلام کلام اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی رضی المولیٰ تعالی عنہ سے ابتداء کرتے بعدہ تمہیدی گفتگو پھر رد دیوبندیت پر دھواں دار، پرجوش خطاب کرتے۔ نیز آپ کی تبحر علمی وحاضر دماغی کا حال یہ تھا کہ اگر کوئی مجلس سے اعتراض کرتا تو فی البدیہہ عقلی نقلی دلیلوں سے تشفی بخش جواب دیتے۔

اسی جامع خطاب کے ذریعے بہت سے لوگ (جو دین وسنیت سے دیوبندیت کی طرف مائل ہو گیے تھے) آپنے انھیں دین سے قریب کیا اور حکمت عملی، فہم وفراست کے بل بوتے سواد اعظم مسلک اہلِ سنت (مسلک اعلیٰ حضرت) کی سچی ترجمانی کی۔

راقم کا مشاہدات

جہاں تک میرے مشاہدات کا تعلق ہے تو کئی مرتبہ مناظرِ اہلِ سنت کے ساتھ دورہ تبلیغ میں رفاقت کا موقع میسر آیا چنانچہ ایک مرتبہ (راقم السطور 2015ء میں) حضرت کے ساتھ جلسہ (رد وہابیت کے موقع پر) بستی چرکھوڑا میں تھا۔ جسمیں خصوصی خطاب کے لیے سیف رضا علامہ عبد المصطفیٰ حشمتی صاحب کو مدعو کیا گیا تھا اور اس اجلاس کی روح رواں وصدر حضرت ہی تھے۔

ہر طرف عشاقان نبی ﷺ کی جم غفیر وہجوم تھی کہ آج دشمنانِ نبی کی پوسٹ مارٹم ہوگا کچھ شہرہ آفاق نقیب بھی آئے تھے جن کے لبِ حسن پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ کی وہ مشہور اشعار"دشمنِ احمد پہ شدّت کیجئے" پڑھ رہے تھے اور چاروں طرف سے نعروں کی گونج تھی، رونقِ محفل بھی پر جوش کے ساتھ تشریف فرما تھے۔

آخر میں حشمتی صاحب کی تقریر اختتام پذیر ہونے کے بعد آپ علیہ الرحمہ کی جب باری آئی تو حشمتی صاحب کی تقریر کا حوالہ دے کر پورے وہابیت و دیوبندیت کو چیلنج کر دیا اور للکارتے ہوئے فرمایا:''جس کسی کو ان عبارات میں شک شبہ ہو تو ''طفیل احمد'' ابھی زندہ ہے اگر کوئی مائی کا لال ہے تو وہ سامنے آئے ان سے میں بحث ومباحثہ کے لیے ہر وقت تیار ہوں'' پھر کیا تھا پورے مجمع میں ایک عجیب سی کیفیت طاری ہوگئی اور آپ علیہ الرحمۃ کی اس چیلنج پر داد پر داد لوگ دیتے رہے یقیناً حضرتِ قبلہ ایک مرد مجاہد تھے کہ مناظرے کا چیلنج کوئی آسان کام نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مناظر اہل سنت کے تربت کو نور سے منور فرمائے (آمین)

تبلیغی دورے

عمومی طور پر شہروں اور گنجان آباد علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے اندر دینی شعور تھوڑا بہت ہوتا ہے، جبکہ شہروں سے دور رہنے والے لوگ بعض دفعہ دینی تعلیمات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ایسے عالم میں لوگ گمراہیت کے دلدل میں پھنس کر رہ جاتے ہیں چنانچہ مناظر اہل سنت نے ایسے علاقوں میں دورے کیے اُن کو داخلہ بیعت فرمایا اور مسلک اعلیٰ حضرت کی شمع اُن کے

دلوں میں منتقل کر دیا۔

اس حوالے سے صوبہ بنگال و بہار اور جھارکھنڈ، کے اکثر اضلاع جس میں (شہر کلکتہ، سلی گڑی، راج محل، مرشد آباد، بیر بھوم، کشن گنج، کلیا چک، مالدہ، کٹیھار، رائے گنج، بنگلہ دیش بوڈر آتے ہیں) اور مختلف علاقوں میں چھوٹے بڑے دیہاتوں میں آپ کے تبلیغی دورے ہوئے۔

اخلاق وکردار

مناظر اہلِ سنت ایک جامع الصفات شخصیت کے حامل تھے، آپ جہاں ایک باصلاحیت مدرس، مفتی، مناظر، مبلغ وخطیب تھے، وہیں آپ اخلاق کے دھنی بھی تھے۔

آپ کے خلوص وایثار حسن سادگی اور اخلاقِ عالیہ کے مخالف وموافق سبھی معترف تھے۔ علماء ومشائخ کے ساتھ آپ کا حسن سلوک اسٹیج پر نشست وبرخاست جلوت وخلوت میں گفت وشنید کے دوران آپ کے معاملات کو راقم السطور نے بنفس نفیس دیکھا۔

اسی حسن کردار کی وجہ سے آج بھی لوگ آپ کو یاد کرتے رہتے ہیں حتی کہ آپ کے بعض متعلقین تو آپ کی محبت میں باضابطہ روتے ہیں، نیز غیر مسلم بھی آپ کے اخلاق وکردار سے متاثر تھے، گویا آپ اخلاق نبوی ﷺ کے مظہر اتم تھے۔

تصلب فی الدین

یہ وہ عظیم وصف ہے جو مرد مومن کو بہت سے درجات و مناصب جلیلہ سے معراج کمال اللہ ورسول ﷺ کی محبوبیت تک پہنچا دیتا ہے، چنانچہ مناظر اہلِ سنت کی زندگی کا جب ہم نے جائزہ لیا تو آپ' اس عظیم وصف کے سچے مصداق تھے، اسکی تصدیق یہ ہے کہ آپکے کچھ رشتدار بدمذہب بھی ہے مگران رشتوں کے پرواہ کیے بغیر ہر قسم کے تعلقات الغرض ہر وہ کام جس سے بدمذہبوں سے انسیت و وابستگی یا میلان کا اظہار ہو ان سے دوریاں فرماتے اور اسی لیے مناظر اہلسنت اپنے وصیت میں یہ فرماتے تھے کہ میری وصیت میرے مریدوں احباب خاندان کے لیے یہی ہے کہ دیوبندی وہابی صلح کلی جیسے گندے عقائد سے کسی طرح کی رشتہ داری نہ رکھے اور سختی سے مسلک اعلی حضرت پہ قائم رہیں۔

دارالعلوم جہانگیریہ منظر اسلام کا قیام

یہ ادارہ آباد پور تھانہ کے قریب واقع ۲ رکیلومیٹر کے فاصلے پر مقام بچپاری میں قائم ہے، ادارے کی زمین کا کچھ حصّے بہار اور کچھ حصہ بنگال میں ہے۔ نیز ادارے کو قائم کرنے کا سبب یہ بنا، کہ آباد پور کے گردونواح، بستیوں میں اس وقت باضابطہ طور پر اہلِ سنت والجماعت کا کوئی معیاری تعلیمی ادارہ نہ تھا جس کی بنا پر مناظر اہلسنت نے اس ضرورت حال کو محسوس کیں اور آپ کی مسلسل جد وجہد نے ادارہ ھذا (سن ۱۹۸۹ء کو) قیام عمل میں لایا۔

المختصر یہ کہ ادارے کی تعلیمی، تعمیری وترقی کیلئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوری زندگی وقف کردی نیز آپ کی یہ ہمت مردانگی ہی تھی کہ ایک جنگل میں عظیم مدرسے کی بنیاد ڈالی اور آج علاقے میں یہ مدرسہ (دارالعلوم جہانگیریہ منظر اسلام بچپاری) مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔

تصنیف وتالیف

مناظر اہلِ سنت علیہ الرحمہ کا زیادہ تر وقت تدریس وخطابت، بحث ومناظرہ اور دعوت وتبلیغ میں گزرا، لہٰذا آپ علیہ الرحمۃ کو تحریر وتصنیف کے لیے بہت کم اوقات میسر آیا اس کے باوجود آپ نے کئی یادگار تصنیفیں بھی چھوڑی لیکن افسوس! کہ کسی نے اس کو سرقہ بازی کر کے اہم درسی کتب کے (شرح ونوٹس) ضائع کر دیا، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب فرمائے (آمین)

اجازت وخلافت

چونکہ آپ علیہ الرحمۃ کا دینی خدمات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو چکی تھی (خواہ درس وتدریس کی خدمات ہو، مساجد ومدارس کا قیام ہو، نیز قریہ قریہ، گاؤں گاؤں جا کر دین وسنیت کی تبلیغ کے حوالے سے ہو اسی طرح فرقہ باطلہ سے مناظرہ ہو وغیرہ) لہٰذا آپ کو انعام تو ملنا ہی تھا چنانچہ اسی دینی خدمات کے جذبے کو دیکھ کر تین بزرگوں نے آپ علیہ الرحمۃ کو اجازت وخلافت سے نوازا۔

وہ تین عظیم بزرگ یہ ہیں (۱)

بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، خلیفۂ حضور مفتیِ اعظم، پیر طریقت حضرت علامہ مفتی عبد الخالق نوری پورنوی دامت برکاتہم العالیہ (سابق شیخ الحدیث منظر اسلام بریلی شریف)

(۲) نبیرۂ اعلیٰ حضرت جگر گوشہ ریحان ملت، پیر طریقت تاج السنہ حضرت علامہ الشاہ محمد توصیف رضا خاں قادری بریلوی دامت برکاتہم الاقدس

(۳) اور مناظر اعظم ہند فقیہ النفس خلیفہ حُضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی مطیع الرحمٰن رضوی پورنوی دام ظلہ علینا

وصال شریف ایک لمحۂ فکر

حضرت کو مار دیا گیا، معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ آپ کے قریبیوں میں سے آپ کو شہید کروا دیا گیا جادو ٹونہ (جو غیروں کا طریقہ ہے) کے ذریعے آپ کو کافی دن تک علالت میں رکھا اذیتیں دیتے رہے۔

چنانچہ یہ تقویٰ وطہارت کا پیکر، حسنِ اخلاق کا مظہر، عشق ووفا کا چمکتا آئینہ، دین وسنیت ارہنما ہمیشہ کیلیے ۲۲/ذی الحجہ (ولادتِ حضور مفتیِ ہند) ۱۴۳۷ھ بمطابق ۲۳/ستمبر ۲۰۱۶ء بروز شبِ جمعہ/بج کر ۲۵/منٹ پر بحالت علالت ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے اس دارفانی سے داعئ اجل کو لبیک کہہ گئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ﴿۱۵۶﴾

جنازہ وآخری آرام گاہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو ہمہ گیر مقبولیت وشہرت عطا فرمائی چنانچہ آپ کا جنازہ شاہد ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ آپ کے مرشد اجازت و استاذ شیخ العلماء حضرت علامہ مفتی عبد الخالق نوری پورنوی اطال اللہ عمرہ (سابق شیخ الحدیث جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف) نے یہ جملے فرمائے:

> "جنازے میں اتنے کثیر تعداد میں لوگوں کا جمع ہونا اس بات کی بین ثبوت ہے کہ وہ بڑے نیک مقبول تھے اور یہ سب اُن نیک اعمال کی برکتیں ہیں"

نیز آپ کی نمازِ جنازہ (مناظر اعظم حضرت علامہ مفتی مطیع الرحمٰن رضوی پورنوی دام ظلہ علینا) نے پڑھائی۔ اور۔ مدرسہ دارالعلوم جہانگیریہ منظر اسلام بچپاری شریف (چانچل مالدہ بنگال) کے احاطے میں آپ ابدی آرام فرما ہیں۔

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

اللہ تعالیٰ حضرتِ مناظر اہل سنت (مفتی طفیل احمد رضوی نوری قدس سرہ) کی درجات کو بلند فرمائے اور اُن کے فیوض و برکات سے ہمیں مالا مال فرمائے، بالخصوص اُن کی دینی خدمات کو ہمارے لیے مشعلِ راہ بنائے آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

ازقلم: محمد توصیف رضا قادری علیمی (بانی الغزالی اکیڈمی واعلیٰ حضرت مشن، آباد پور تھانہ (پرمانک ٹولہ) ضلع کٹیہار بہار، الھند:

متعلم: دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی، بستی۔ یوپی۔

شائع کردہ: ۲۱/جولائی ۲۰۲۲ء

☆☆☆